Sharing Ideas

# تبادلہِ خیالات

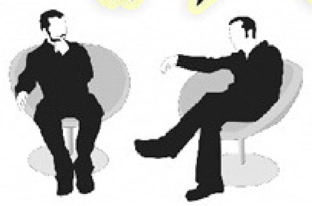

## بائبل مقدس کی حقانیت ازروئے قرآن شریف

The Authenticity of the Bible According to the Qur'an

علامہ جوہر:

احسان صاحب، اسلام علیکم

والیکم اسلام جوہر صاحب، کیسے ہیں آپ؟

علامہ احسان:

الحمدللہ اورآپ سُنایئے، کیسے مِزاج ہیں آپ کے؟

علامہ جوہر:

بالکُل ٹھیک ٹھاک، کیسے ہیں آپ؟

علامہ احسان:

بس بھئی آپ کی دُعا چاہیئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہماری جو گُفتگُو ہوتی رہتی ہے مُختلِف اُوقات میں اِس میں ایک دفعہ آپ نے تحریف کے موضُوع پر کُچھ بات کرنے کی کوشِش کی تھی اوراُس وقت کُچھ وقت کم ہونے کی وجہ سے ہماری بات نہیں ہو سکی تو کیا اَیسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کے سامنے میں کُچھ بائبل کے حوالے پیش کرُوں اوراُس سے یہ ثابت کرنے کی کوشِش کرُوں کے بائبل محرّف نہیں ہے تو کیا آپ اِس طریقہء کارکو پسند فرمائیں گے۔

علامہ جوہر:

جوہر صاحب، آپ تو جانتے ہیں کہ ہم بائبل کو محرّف مانتے ہیں اَیسی صُورت میں اُس سے حوالہ پیش کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

علامہ احسان:

بات تو آپ کی صحیح ہے، ظاہر ہے کہ آپ تو اُسے محرّف مانتے ہیں اور اِس صُورت میں میں اُس سے کوئی حوالہ پیش نہیں کرسکتا، ایسی صُورت میں میرا خیال ہے کہ پھر یُوں کرلِیا جائے کہ چُونکہ قُرآن مجید آپ کے نزدِیک بھی محترم ہے اورمیں بھی اُس کا احترام کرتا ہوں اوراُسے خدا کا کلام مانتا ہوں ایسی صُورت میں یُوں کرلیا جائے کہ قُرآن مجید سے یہ فیصلہ کیا جائے کہ کیا کِتابِ مقدّس محرّف ہے یا نہیں؟ تو آپ کو ظاہر ہے کہ وہ فیصلہ قبُول ہوگا۔

علامہ جوہر:

ہاں، ضرُور، بیشک

علامہ احسان:

تو ایسی صُورت میں، میں آپ سے پہلے ایک سوال پُوچھنا چاہتا ہوں اوروہ یہ کہ کیا قُرآن مجید کے نازل ہونے سے پہلے بائبل بدل چُکی تھی یا اُس کے بعد بدلی گئی، کیا کوئی زمانے کا تعین فرما سکتے ہیں۔

علامہ جوہر:

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جناب قُرآن مجید کے نازل ہونے سے پیشترہی بائبل بدل چُکی تھی۔

علامہ احسان:

چلیئے اچھا ہوا، آپ نے ایک وقت کا تعین فرما دِیا، اب اِسی سِلسلہ میں آپ کی خِدمت میں ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں اوروہ یہ کہ بائبل کو آپ بھی خدا کا کلام سمجھتے ہیں اورہم بھی لہٰذا سوال صِرف تحریف کا ہے۔ کلام اللہ کے بارے میں خُود قُرآن شریف کا اِرشاد یہ ہے کہ ہم نے ذِکرنازِل کیا ہے اورہم اُس کی حفاظت کرینگے۔ یہاں پرمیں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ذِکر سے یہاں مُراد بائبل ہی ہے کیونکہ دُوسری جگہ جو کہا گیا ہے کہ اگر تُمھیں کِسی چیز کے بارے میں معلُوم نہ ہو تو اہلِ ذِکر یعنی اہلِ کتاب سے معلُوم کرو۔ دُوسری جگہ قُرآن مجید میں یہ کہا گیا سورۃ انعام کی آیت نمبر چوبیس میں، اللہ کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے، سورۃ یونس کی آیت نمبر چونسٹھ میں اِرشاد ہوتا ہے، اللہ کے کلام میں کوئی

تبدیلی نہیں ہوسکتی، سورۃ الفتح کی آیت نمبر بائیس میں لِکھا ہے، تُو اللہ کی سُنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پا ئے گا۔ یہاں پر آپ دیکھتے ہیں کہ جب ہم اُسکو خُدا کا کلام مان لیتے ہیں تو اُسکے بعد اُس میں کسی تبدیلی کے ہونا کا اِمکان ہی باقی نہیں رہتا۔ لیکن بہرحال آپ نے یہ سوال اُٹھایا ہے اوریہ کہا ہے کہ قُرآن مجید کے نازِل ہونے سے پہلے ہی بائبل بدل چُکی تھی تو اِس صُورت میں آپ مُجھ سے اِتفاق کرینگے کہ اگریہ بائبل بدل چُکی تھی تو یہ قُرآن مجید قعطاً اِس کی تصدیق نہیں کرتا۔ تو آیئے قُرآن مجید کی چند آیات دیکھتے ہیں جِس میں باقائدہ بائبل کی تصدیق کی گئی ہے کہ یہ صحیح کِتاب ہے۔ میں آپ کے سامنے سورۃ الماعدہ کی آیت نمبر سنتالیس پیش کرتا ہوں اِس میں یہ آیا ہے، ہم نے تورات نازِل کی اُس میں ہدایت ہے اورنُور ہے اُس سے نبی حُکم کیا کرتے تھے فیصلہ کیا کرتا تھے اُن لوگوں میں سے جنہوں نے قبول کیا یہودیوں کے لِئے اوراحبار اورربانی یعنی ربی لوگ جو تھے اُسکی حفاظت پر معمُورکِئے گئے تھے اوروہ اُس کے اُوپر گواہ ہیں۔ سورۃ الماعدہ کی آیت نمبر اُنچاس میں یہ کہا گیا ہے کہ اورہم نے اُن کے پیچھے عِیسیٰ اِبنِ مریم کو بھیجا اُن کے ہاتھوں میں تورات سے جو کُچھ تھا اُس کی اُنہوں نے تصدیق کی اورہم نے اُنہیں اِنجیل دی اوراُس میں ہدایت ہے اورنُور ہے اورجو تورات ہم نے اُن کے ہاتھوں میں دی اُسکی اُنہوں نے تصدیق کی اوراُس میں ہدایت ہے اور متقّی لوگوں کے لِئے ۔۔۔۔۔۔ ۔ اُسکے بعد میں آپ کے سامنے سُورۃ الماعدہ کی آیت نمبر اِکاون پیش کرتا ہوں جہاں پر قُرآن مجید کا تذکرہ اورآنحضور سے یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے آپ ہر کِتاب نازِل کی حق کے ساتھ جو کہ الکتاب کی تصدیق کرتی ہے اوراُس کی محافظ ہے کیونکہ اللہ نے نازِل کیا ہے اُس کے مُطابِق ۔۔ فیصلہ۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ قُرآن مجید اپنے آپ کو یہ کہتا ہے کہ میں اُن پہلی کِتابوں کی تصدیق کرتا ہوں اوریہ کہا گیا ہے کہ جب جنابِ مسیح آئے تو اُن کو اِنجیل دی گئی اوراُنہوں نے توریت کی تصدیق کی، اِس طرح سے اِن کِتابوں کی تصدیق کی جا چکی ہو۔ ظاہر ہے کہ قُرآن مجید کے نازِل ہونے سے پیشتر بائبل میں کوئی تحریف نہیں ہوئی ورنہ ظاہر ہے کہ قُرآن مجید میں اُس کی صداقت کا تذکرہ نہ ہوتا۔ لیکن اگر فرض کر لیجیئے اورمان لیجیئے کہ ہو گئی ہو گی تحریف تو آپ یہ بتانا پسند کرینگے کہ بائبل میں کِس نے تحریف کی؟

علامہ جوہر:

بائبل میں یہودیوں اورعیسائیوں نے مِل کر تحریف کی ہے

علامہ احسان:

آپ نے کہا کہ یہودیوں نے اورعیسائیوں نے مِل کر تحریف کی ہے لیکن جیسے میں آپ کے سامنے سورة بقرہ کی یہ آیت پیش کرتا ہوں کہ یہودی یہ کہتے ہیں کہ عیسائی حق پر نہیں ہیں اورعیسائی یہ کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں ہیں حالانکہ وہ دونوں ایک کِتاب پڑھ رہے ہیں۔ یہاں پر آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیاں اِتنا بڑا جھگڑا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ وہ سچ پر نہیں ہے اوروہ کہتے ہیں کہ وہ سچ پر نہیں ہے لیکن اِس کے باوجُود دونوں ایک کِتاب پڑھ رہے ہیں۔ آپ خُود بتایئے کہ ایسی صُورت میں دونوں کس طرح سے مُتفِق ہو سکتے ہیں کہ اُس میں تحریف کریں اوراگر وہ تحریف کرنا بھی چاہتے تو اُن کے اپنے اعتقاداد میں اِختلاف تھا۔ ظاہر ہے کہ پرانے عہد نامے میں جنابِ مسیح کو تذکرہ ہے، یہودی اگر اُس کو نِکال دیتے تو عیسائی اِسکے لِئے تیّار نہ ہوتے، ایسی صُورت میں تو دونوں کا تحریف پر اِتفاق کرلینا تو نامُمکن ہے۔ اِس لِئے میرا یہ خیال ہے کہ ایک تو آپ کا وہ سوال جِس کا کہ میں جواب دے چُکا ہوں کہ قُرآن مجید کے نازِل ہونے سے پیشتر ہی بائبل بدل چُکی تھا آپ کے اِس اعتراض کا جواب تو دے دیا گیا ہے دُوسرا آپ نے یہ کہا کہ بائبل میں یہودیوں اورعیسائیوں نے مِل کر تحریف کی، اِس کا بھی جواب دے دیا گیا ہے کہ دونوں کا مُتفِق ہونا نامُمکن تھا۔ اِس لِئے میرا خیال یہ ہے کہ اگر آپ اِس سوال پر کُچھ اورغورکریں تو شاید آپ کے ذہن میں یہ آئے کہ نہیں شاید آپ نے تاریخ مقرّرکرنے میں کوئی غلطی کی ہو یا کوئی اوراجتعحادی غلطی ہوگئی ہو اوراِس لِئے آپ اِس پر غور فرمائیں تو آپ کِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

علامہ جوہر:

اِس میں یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے جوہر صاحب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنتقال کے بعد بھی بائبل میں تحریف ہوئی ہے۔

علامہ احسان:

آپ کا یہ اِرشاد کے آنحضرت کے اِنتقال کے بعد بائبل میں تحریف ہوئی ہے یہ اِس لِئے ہمیں ماننے میں دِقّت پیش آتی ہے کہ جب قُرآن مجید نے اُس بائبل کی پہلے سے تصدیق کر

دی تو اگر کوئی تحریف کے اِمکانات موجُود بھی تھے تو کم ازکم اُس کا کوئی اِظہار کر دیا جاتا اور یہ بتا دیا جاتا کہ دیکھو اِن لوگوں سے بچ کر رہنا ابھی تو اِنہوں نے ایسی حرکت نہیں کہ لیکن شاید آگے چل کر یہ ایسی حرکت کر لیں تو اِس طرح کے سلسلہ میں بڑی مُشکل کا سامنا پیش آتا ہے وہ احسان صاحب یہ ہے کہ ہمارے پاس بائبل کے وہ نسخے بھی موجُود ہیں جو آنحضرت کے آمد سے پیشتر تھے اور ہمارے پاس وہ نسخے بھی موجُود ہیں جو آپ کے آمد کے بعد کے ہیں اور جب ہم دونوں کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہم اُن میں کوئی تصادم اور اور کوئی فرق نہیں دیکھتے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صُورت میں آپ کا یہ اعتراض بھی کُچھ معقُول معلوم نہیں ہوتا۔ اگر آپ کوئی ایسا ٹھوس قِسم کو اعتراض پیش کریں جِس پر میں بھی سوچنے پر مجبُور ہو جاؤں کہ شاید مُمکن ہے ایسا ہوا ہو، کیا آپ ایسی کوئی ٹھوس دلِیل پیش کر سکتے ہیں جِس سے یہ معلوم ہو کہ اِس میں تحریف ہوئی ہے۔

علامہ جوہر:

اِس کا سب سے بڑا ثبُوت تو یہ ہے کہ اِس کتاب میں تثلیث، مسیح کی صلیبی موت اور کفارہ جیسی نامعقُول باتیں شامِل کر دی گئیں ہیں۔

علامہ احسان:

احسان صاحب بہرحال یہ کہ آپ نے تثلیث، مسیح کی صلیبی موت اور کفارہ جیسی تعلیم کو نامعقُول کہا ہے جِس سے شاید آپ کی مُراد یہ ہے کہ یہ عقل کے معیار پر پُوری نہیں اُترتیں یا آپ کی سمجھ سے بالاتر ہیں، اب اِس موضوع پر تو ہم کِسی اور موقِع پر گُفتگُو کرینگے کہ آیا یہ چیزیں معقُول ہیں یا نہیں ہیں لیکن اِس وقت میں آپ کی خِدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر آپ یہ پہلے ثابت کرتے کہ کفارہ اور مسیح کی صلیبی موت اور تثلیث یا اِس قِسم کی اور تعلیم بائبل میں پہلے موجُود نہیں تھی اور اب موجُود ہے تو تب تو یہ بات کہی جا سکتی تھی کہ یہ تحریف ہوئی ہے لیکن ایسی صُورت میں صِرف ایک چیز پر آپ اِس سے اِتفاق نہیں رکھتے یہ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ صاحب میں یہ تعلیم قبُول نہیں کرتا لیکن یہ کہنا کہ مُمکِن ہے اِسے قبُول نہیں کرتا، اِس لئے یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ صاحب اوریجنل میں موجُود نہیں تھی تو یہ دیکھیں آپ کی کُچھ زیادتی ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم اِس موضُوع کو اُس وقت تک مُلتوی کر دیں جب ہم اِن باتوں پر گُفتگُو کریں تو شاید آپ یہ سمجھ سکیں گے

کہ یہ اِتنی نامعقُول تعلیم نہیں ہے اورجب آپ پر معقُولیت واضع ہو جائے گی تو شاید آپ کا اپنا اعتراض جو ہے وہ بھی آپ کے سامنے آئے اورآپ اُسکو واپس لینے پر مجبُور ہو جائیں اِسلیئے ہم اُسکو چھوڑدیتے ہیں کہ وہ معقُول ہے کہ نامعقُول ہے اورمیرا خیال ہے کہ کیونکہ آپ مطالعہ کرتے رہتے ہیں اوروقتاً فوقتاً یہ کِتاب اوردُوسرے کتابیں بھی آپ کے مطالعہ میں رہتی ہیں تو آپ کوئی اَیسا سوال پیش کر سکیں کہ جِس سے یہ واقعی معلُوم ہو کہ صاحب ہمارے سامنے ایسا زِندہ ثبُوت موجُود ہے، جامع ہو بالکل کہ جِس میں تحریف کا کوئی ثبُوت مِلتا ہو۔

علامہ جوہر:

جو اہم ثبُوت اِس سِلسلہ میں میں پیش کرسکتا ہوں وہ تو آپ کی بائبل سوسائٹی ہے،آپ کی بائبل سوسائٹی جو ہر سال ایک نئی بائبل شائع کردیتی ہے اوریہی تحریف کا سب سے بڑا زِندہ ثبُوت آپ کے سامنے موجُود ہے۔

علامہ احسان:

بائبل سوسائٹی جو نئی بائبل شائع کرتی ہے، بات یہ ہے کہ بائبل سوسائٹی نئی بائبل نہیں شائع کرتی بلکہ بائبل کے ترجُمہ شائع کرتی ہے اورظاہر ہے کہ آپ بھی اِس چیِز کو مانیں گے کہ موجُودہ ذمانے میں اب جب کہ زبان بدل رہی ہے اُس کو مدِنظر رکھتے ہوئے ترجُموں کی ضرُورت ہوتی ہے کُچھ پُرانے ترجُموں میں اَیسے الفاظ اِستعمال ہوئے ہیں مقروب ہو چُکے ہیں، کُچھ ایسے الفاظ ہیں کہ جِن کا مفہوم بدل چُکا ہے تو ظاہر ہے کہ اُن کی جگہ ترجُمے میں نئے الفاظ اِستعمال کرنا ضرُوری ہوتے ہیں تو بائبل سوسائٹی کو بائبل نہیں بدلتی بلکہ بائبل سوسائٹی آپ کے سامنے نئی زبان میں، روزمرہ کی زبان میں ترجُمے پیش کرتی ہے یا ایسی زبانوں میں جِن میں پہلے سے کوئی ترجُمے نہیں تھے وہ ترجُمے آپ کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اگر ایسی صُورت میں آپ کِسی بھی کتاب کی مثال لے لیں جِسکے کہ روزنئے رجُمے آ رہے ہیں یا اُسکے ایک سے زیادہ ترجُمے موجُود ہوں تو ظاہر ہے کہ آپ خود بھی یہ نہیں کہیں گے کہ یہ مُختلِف کِتاب ہے بلکہ آپ یہ کہیں گے کہ یہ اُس کتاب کے مُختلِف ترجُمے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی آپ نے کوئی ایسی بات نہیں کی احسان صاحب کہ جِس سے میں یہ مان لُوں کہ نہیں صاحب اِس میں تحریف ہوئی ہے۔ ویسے ایک اوربات ہے کہ اگراُس پر غورکیا جائے، وہ یہ

کہ جب آپ بائبل کا تذکرہ کر رہے ہیں تو وہ توریت، زبُور اور انبیا کے صحائف کا مجموع ہے اِسلئے آپ کے ذہن میں شاید اِنجیل ہی ہے جِسکی وجہ سے آپ باربار عیسائیوں کا نام لے رہے ہیں لیکن اگر یہ سب کِتابیں اپنے سامنے رکھیں تو اُس صُورت میں آپ کا کیا خیال ہے؟

علامہ جوہر:

میرے خیال میں یہ آپ نے بہت اچھی بات کی ہے، جو آپ نے مُجھے زبُور اور توریت کے بارے میں یہ بات یاد دِلائی، اِس سِلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہو جوہر صاحب کہ جِس طرح سے اِنجیل کے آنے سے توریت منسُوخ ہو گئی اور اِنجیل کے آنے سے زبُور منسُوخ ہوگئی اِسی طرح قُرآن مجید کے آنے سی اِنجیل جو ہے وہ منسُوخ ہو گئی ہے۔

علامہ احسان:

احسان صاحب معلُوم نہیں یہ آپ نے کہاں سے سُن لِیا کہ عیسائی یہ بھی مانتے ہیں کہ زبُور کے آنے سے توریت منسُوخ ہو گئی یا اِنجیل کے آنے سے زبُور منسُوخ ہو گئی۔ پہلے آپ خُود اِس بات پر غور کیجیئے، کم ازکم میرے تو یہ اِیمان نہیں، اگر مسیحی یہی مانتے ہوتے تو وہ بائبل کی ایک ہی جلد میں توریت، زبُور، انبیا کے صحائف اور اِنجیل کیسے ایک ساتھ جمع کر دیتے اگر وہ مانتے کہ یہ کِتابیں منسُوخ ہو گئیں ہیں اور ناقابِلِ عمل ہیں تو ظاہر ہے تو اِن کِتابوں کو قعطاً ایک ساتھ نہیں رکھتے۔ یہ تو ہو گیا وہ نقطہء نظر جو کہ میرا ہے اب جہاں تک آپ کے نقطہء نظر کا تعلق ہے تو میں آپ کی خِدمت میں سورۃ عمائدہ کی آیت نمبر اِکتھر پیش کرتا ہوں کہ جہاں پر اِرشاد ہے کہ کہہ دیجیئے اے اہلِ کِتاب تم قعطاً کِسی چیز پر قائم نہیں ہو یہاں تک کہ تُم توریت اور اِنجیل کو قائم کرو اور جو تُمھاری طرف تُمھارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ پھِر اِسی سورۃ عمائدہ کی آیت نمبر پچاس میں ارشاد ہے کہ جب ۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہے تو اہلِ اِنجیل کو چاہیئے کہ اُسکے مُطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے اُس کے اندر نازِل کیا ہے اور جو اُسکے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازِل کیا ہے وہ فاسق ہے۔ یہاں پر آپ خُود دیکھیئے کہ قُرآن مجید کے نزول کے وقت اور وہ بھی سورۃ عمائدہ میں جو کہ قُرآن مجید کی نزول کے اعتبار سے سب سے آخری سورۃ ہے، جِس میں یہ اِرشاد ہو رہا ہے کہ اہلِ اِنجیل کو چاہیئے کہ وہ اِنجیل کے مُطابِق فیصلہ کرے اور اگر وہ اِنجیل کے مُطابِق فیصلہ نہ کریں تو وہ فاسق ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر توریت اور زبُور اور اِنجیل یہ تمام کِتابیں منسُوخ ہو

چکیں تو اُس صُورت میں قعطاً یہ حُکم نہیں دیا جاتا کہ صاحب اہلِ انجیل اُس کے مُطابق فیصلہ کرے، ظاہر ہے کہ اُس وقت تک قعطاً منسُوخ نہیں ہوئی تھیں اورکیونکہ قُرآن مجید کا نزول پُورا ہو جانے کے بعد اورکوئی الہام باقی نہیں رہتا تو ایسی صُورت میں اورکوئی منسُوخ کرنے والا نہیں آ سکتا تو لہٰذا یہ کہ اگر آپ آج کی گُفتگُو پر غور کریں تو احسان صاحب آپ یہ محسوس کریں گے کہ عام طورپر جو اعتراضات آپ کے ذہن میں تھے یا جو بیانات آپ نے اورکِسی سے سُنے تھے یا آپ کے مطالعہ کے دوران آئے وہ اعتراضات اِتنے بھاری نہیں ہیں، اِتنے ٹھوس نہیں ہیں، اِتنے وزن دارنہیں ہیں کہ آدمی بائبل کی تحریف کا قائل ہونے لگ جائے اِس لئے میرا خیال یہ ہے کہ اب کے جب آپ آئیں اورجب آپ سے مُلاقات ہوتو جِس موضوع پرآپ تیاری کرکے آئیں یہ اچھی طرح سے پہلے دیکھ لیجیئے گا کہ ایسا نہ ہو کہ جو اعتراض آپ پیش کررہے ہیں اُس کی تائید قُرآن مجید نہ کرتا ہو۔ پھرآپ جانتے ہیں کہ آپ کے نزدِیک آپ مسلمان ہیں اوراُس صُورت میں آپ کوئی ایسی چیزپیش کرتے ہیں جِس کی قُرآن مجید تائید نہیں کرتا توآپ خُود اپنی کِتاب کے خِلاف جاتے ہیں اِس لئے اگرآپ اِس چیزکو مدِنظر رکھیں تو بہت اچھی بات ہے۔ وِیسے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ مُجھے بھی بتا دیں کہ اگلی دفعہ آپ کِس موضوع پر گُفتگُو کرنے والے ہیں توکم ازکم میں بھی تیّاری کرکے بیٹھوں اوراگر ہے توآپ بتا دیں نہیں تو بہرحال جو موضوع آپ لیکرآئیں اُس پر تبادلا ئے خیال ہو جائے گا۔

علامہ جوہر:

میرا خیال ہے جوہر صاحب اگراِس کوآئندہ مُلاقات تک رہنے دیں توپھِر ہی میں آپ کو بتا سکوں گا۔ اُمید ہے کہ آپ بُرا نہیں مانیں گے۔

علامہ احسان:

نہیں، قعطاً نہیں، بُرا ماننے کی کوئی بات نہیں۔

علامہ جوہر:

آپ کی بہت مہربانی آپ نے میرے سوالوں کے جواب دِیئے بیشک میں اِن سے مطمین تو نہیں ہوا لیکن پھِربھی اِن سے مُجھے آپ کا نُقطہء نظر معلوم ہوا ہے کہ آپ کِس طرح سے اِن کو سوچتے ہیں۔

علامہ احسان:

بہرحال چلئے مُجھے یہ سُن کر بڑی خُوشی ہوئی کہ آپ نے یہ کہا کہ میں مطمین نہیں ہوا کیونکہ اِس طرح سے آپ نے اپنا مُخلص ہونا صاف ظاہر کیا ہے کہ آپ قعطاً دُوسرے کی بات سُننے کے بعد ایک دم یہ اعتبار نہیں کر لیتے بلکہ آپ گھر جا کر اِس کی تصدیق کرنا بھی پسند فرمائیں گے۔ میں نے جو حوالے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں آپ گھر جا کر قُرآن مجید میں دیکھیئے کہ کیا یہ حوالے صحیح ہیں یا نہیں اور جو ترجُمہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا آپ اُسے بھی چیک کیجیئے اور اگر آپ یہ سب کُچھ صحیح پائیں تو اِیسی صُورت میں پھِر آپ جو فیصلہ کریں وہ آپ کی مرضی، بہرحال خُدا حافِظ۔

علامہ جوہر

اچھا جی، خُدا حافِظ۔